مولانا شيخ محمد عادل رباني

اللہ ﷻ نے جو عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم۔

وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم

(قرآن ۶۳:۱۰)۔ 'ہم نے جو رزق تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے [اللہ کی راہ میں] خرچ کرو۔' اللہ عزوجل فرماتا ہیں، "جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کیا کرو۔" یہ تمہارے لیے بھی فائدہ مند ہوگا اور دوسروں کے لیے بھی، اللہ عزوجل فرماتا ہیں۔

جب کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو ہمارے بھائی یہاں ہمیشہ پوچھتے ہیں، "کیا ہم گھر میں کھانے کا سامان اکٹھا رکھیں؟ ہمیں یہ کتنی مقدار میں رکھنا چاہیے؟ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟" مولانا شیخ ناظم فرماتے تھے کہ گھر میں راشن (کھانے کا سامان) ضرور رکھنا چاہیے۔ اللہ ﷻ ہم سب کی حفاظت عطا فرمائے، ہمیں کسی بھی طرح کے صورت حال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس لیے لوگوں کو ہمیشہ کم از کم ۴۰ دن یا دو مہینے کا راشن اکٹھا کر کے رکھنا چاہیے۔ لوگ کہتے ہیں کھانا خراب ہو جاتا ہے۔ تمہیں اسے غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دینا چاہیے تاکہ وہ خراب نہ ہو۔ تم اپنے آپ کے لیے ایک ضمانت تیار کر لیتے ہو اور جو چیز تمہیں نہیں چاہیے — بہت سے غریب اور محتاج لوگ موجود ہیں۔ بہت لوگوں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس لیے، اس نظریے سے بھی مولانا شیخ ناظم کے مبارک کلام پر عمل کرنا بہت اچھا ہے۔ اس طرح تم ان لوگوں کے لیے بھی رزق محفوظ کر لو گے۔ پرانے زمانے میں، لوگ گاؤں میں آٹا (گندم)، نمک اور تیل سال میں ایک بار خرید لیا کرتے تھے۔ وہ اسے سال کے آخر میں خریدتے تھے یا جب اپنی پیداوار بیچتے تھے تب خرید لیتے تھے۔ ان کے لیے یہ پورے سال کے لیے کافی ہو جاتا تھا۔ آج کے دور کی طرح روزِ روز خریدنا نہیں پڑتا تھا۔ اس لیے، اب وہ سامان خراب ہونے کی تاریخ لکھ دیتے ہیں۔ جب وہ سامان کی خراب ہونے کی تاریخ دیکھتے ہیں تو فوراً اسے پھینک دیتے ہیں۔ یہ بھی ایک اور بے وقوفی ہے۔ نمک پر بھی اس کے خراب ہونے کی تاریخ لکھی ہوتی ہے۔ نمک ہزار سال پرانا بھی ہو جائے تب بھی اسے کچھ نہیں ہوتا۔ شہد کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ کچھ چیزوں پر وہ لکھتے ہیں کہ یہ خراب ہو جاتی ہے۔ پھر بھی اس کے خراب ہونے کی تاریخ سے پہلے ہی اسے غریبوں کو دے دو۔ کیونکہ، ماشاء اللہ، غریب لوگ اس پر زیادہ دھیان دیتے ہیں، امیروں کے مقابلے میں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ لوگ چیزوں کو خراب ہونے کی تاریخ دیکھ کر اسے کچرے میں پھینک دیتے ہیں اور استعمال نہیں کرتے۔ لوگ ان چیزوں کو استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر ایک دو سال بھی گزر جائے تب بھی ان چیزوں کو کچھ نہیں ہوتا۔ زیادہ تر چیزیں استعمال کی جا سکتی ہیں۔ صرف کچھ ہی

www.mawlanasultan.org

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

چیزیں کچھ وقت کے بعد خراب ہو جاتی ہیں۔ لیکن باقی سب صرف ضائع ہو جاتا ہے۔ ان کی معیشت (مالی حالات) بھی برباد ہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جتنا زیادہ خرچ کرو، معیشت اتنی بہتر ہوتی ہے۔ جب تم خریدتے ہو تو دوسرے بیچتے ہیں۔ تم خریدتے ہو اور بیچتے ہو۔ تم بیچتے ہو، لیکن جب ضائع ہو جاتا ہے، تو یہ اچھا نہیں۔ ضائع کرنا بالکل بھی اچھا نہیں۔ برکت چلی جاتی ہے، لوگوں اور ملک کا رزق کم ہو جاتا ہے۔ اس لیے، یہ تمام مہنگائی وغیرہ سب ضائع کرنے کی وجہ سے ہے۔ جبکہ اگر لوگ صرف اتنا خریدیں جتنی ضرورت ہو اور ضائع نہ کریں تو پورا ملک بھی محتاج نہیں ہوگا۔ کوئی غربت نہیں ہوگی۔ یہ معیشت یورپ، مغرب، کی ایک جال سازی ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو یہ کام کرے گا۔ لیکن ہر چیز آزمانے کے بعد بھی قیمتوں میں اضافہ ہو چکا ہے۔ پیسے بھی نہیں بچ رہے۔ بیشک، کسی کو کچھ پتا نہیں کہ کیا کرنا چاہیے۔ لیکن، اس کا حل اللہ ﷻ کی اجازت سے آ رہا ہے۔ یہ تمام معیشت اور یہ اور وہ، سب کچھ مہدی علیہ السلام کے ساتھ بہتر ہو جائے گا۔ کیونکہ انہوں نے سب کچھ برباد کر دیا ہے۔ ہر جگہ برباد ہو چکی ہیں۔ جو بھی چیز لو، کام نہیں کرتی۔ تم امید کرتے ہو کہ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ لیکن نہ تو وہ کام کرتی ہے اور نہ ہی کوئی ٹھیک کرنے والا ہے۔

اس لیے، جیسا کہ ہم نے کہا، نیکیوں پر خرچ کرو۔ دنیاوی حالات واضح نہیں ہیں۔ اس لیے ایک مہینہ یا دو مہینے کا راشن گھر میں موجود رکھو۔ اگر وہ پرانا ہو جائے تو غریبوں کو دے دو تاکہ وہ فائدہ اٹھا سکیں۔ تمہیں ثواب ملے گا اور ان کا رزق تمہارے ذریعے سے پہنچے گا۔ اللہ ﷻ اررزاق ہیں۔ لیکن وہ ﷻ کچھ لوگوں کو تمہارے ہاتھوں سے دے سکتا ہے تاکہ سب کو فائدہ ہو۔ یہ اللہ عزوجل کا بہت بڑا کرم ہے۔ دوسروں کی ضروریات کو پورا کرنا تمہارے لیے بہت بڑا فائدہ ہے۔ یہ تم پر اللہ ﷻ کا فضل ہے۔ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے۔ انشاء اللہ، تم دینے والا ہاتھ بنو۔ اللہ ﷻ ہمیشہ برکت عطا فرمائیں۔ ہماری خدمت ہمیشہ قائم رہے۔ مولانا شیخ ناظم کی سخاوت ہر جگہ پھیلے، انشاء اللہ۔

وَمِنَ اللهِ التَّوْفِيْقُ۔ الْفَاتِحَہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۰۸ جون ۲۰۲۶ / ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۴۷
لفکے، قبرص

www.mawlanasultan.org